REGD NO. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

ربوہ

الفضل

۱۳ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۲/

جلد ۴۶/۱۱ ۱۴ شہادۃ ۱۳۳۶ ہش ۱۴ اپریل ۱۹۵۷ء نمبر ۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ اپریل - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے - الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

— محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی طبیعت معدے کی خرابی کی وجہ سے زیادہ ناساز ہوگئی تھی - اب اس تکلیف سے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔ لیکن کمزوری اور ضعف زیادہ ہوگیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ؛

قادیان کے دوستوں کے لئے دعا کی تحریک

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت مشرقی پنجاب نے اخبار بدر کے ایڈیٹر اور پبلشر کے خلاف ضلع گورداسپور کی عدالت میں ایک مقدمہ دائر کیا ہے۔ یہ مقدمہ ایک ایسے مضمون کی بناء پر ہے جو اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدافعت میں شائع ہوا تھا۔ اور اس میں ضمناً الزامی جواب کے طور پر بعض ہندو رشیوں اور دیوتاؤں کے متعلق کچھ ذکر تھا دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دوستوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کو اپنے فضل و کرم سے ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۲/۴/۵۷

دعا کی درخواست

میرے ابا جی یعنی خسر محترم مولوی عبد اللہ جان صاحب نیازی محلہ گل بادشاہ پشاور ہرنیا کے اپریشن کے بعد سے مسلسل بیمار چلے آتے ہیں۔ اور ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہیں بزرگان جماعت اور درویشان قادیان ان کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ؛

زرینہ بیگم ذوجہ عبد الحی خان نیازی (پشاور)
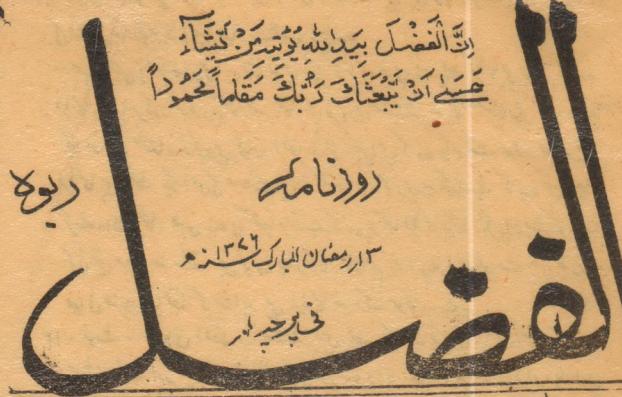
اردن میں جناب عبد الحلیم نمر کو نئی حکومت بنانے کی دعوت

شاہ حسین اور نیشنل سوشلسٹ پارٹی میں مصالحت کی کوشش

عمان ۱۳ اپریل - اردن کے شاہ حسین نے اب سابق وزیر دفاع جناب عبد الحکیم نمر کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دی ہے۔ وہ نیشنل سوشلسٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں - اور سابق وزیر اعظم سلیمان بنابلسی کے گہرے دوست ہیں - اس سے قبل شاہ نے ڈاکٹر حسین خالدی کو حکومت بنانے کے لئے کہا تھا - لیکن انہوں نے معذوری ظاہر کردی تھی - وزارتِ عظمیٰ کے لئے جناب عبد الحلیم کے انتخاب کو تاج اور سلیمان بنابلسی کی نیشنل سوشلسٹ پارٹی کے درمیان مصالحت سے تعبیر کیا جارہا ہے۔ خیال ہے کہ عبد الحلیم نمر کو حکومت بنانے میں کوئی دقت پیش نہیں آئیگی کیونکہ نیشنلسٹ پارٹی اور اس کے حامی گروپوں کو ۴۰ ارکان کی پارلیمنٹ میں اکثریت حاصل ہے۔ اس سے قبل یہ اطلاع بھی موصول ہوئی تھی کہ شاہ حسین سلیمان بنابلسی کو دوبارہ وزیر اعظم بنانے پر رضامند ہوگئے ہیں۔ لیکن عملاً یہ خبر درست ثابت نہیں ہوئی۔ ابھی یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جناب النمر کی خارجہ پالیسی کیا ہوگی۔ لیکن باخبر ذرائع کا کہنا ہے۔ کہ وہ اپنے پیشرو سلیمان بنابلسی کی پالیسی پر عمل پیرا رہنے کی کوشش کریں گے۔ جناب بنابلسی نے کہا تھا کہ اگر امریکی امداد کو اس شرط کے ساتھ مشروط کیا گیا کہ اردن میں کمیونزم کے اثر کو زائل کیا جائے۔ تو میں امریکی امداد قبول کرنے سے انکار کردوں گا۔ اگرچہ بنابلسی خود کمیونسٹ نہیں ہیں۔ لیکن وہ سوویٹ روس کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے خواہاں ہیں۔ ان کی کابینہ نے حال ہی میں روس کے ساتھ سفارتی تعلقات کے قیام کا فیصلہ کیا تھا۔ ابھی یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ عبد الحلیم کی نئی حکومت میں جناب بنابلسی کو شامل کیا جائے گا یا نہیں۔ لیکن ان سے قریبی تعلق رکھنے والے حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر بنابلسی کو کابینہ میں شامل کیا گیا۔ تو امور خارجہ کا قلمدان ان کے سپرد کیا جائے گا ؛

برطانیہ کی طرف سے خلیج عقبہ پر سعودی عرب کے دعوے کی تصدیق

خلیج پر اسرائیل کو کوئی حق حاصل نہیں ہے

لندن ۱۳ اپریل۔ برطانیہ نے سعودی عرب کے اس دعوے کی تصدیق کی ہے۔ کہ خلیج عقبہ سعودی عرب کی ہے۔ اور اس پر اسرائیل کو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ پچھلے دنوں سعودی عرب نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ اسرائیلی جہازوں کو خلیج عقبہ میں سے گزرنے کی ہرگز اجازت نہیں دے گا۔ اور اگر اس نے خلیج میں جہاز رانی کا حق حاصل کرنے کی کوشش کی۔ تو وہ اسے ناکام بنانے کی ہر ممکن تدابیر اختیار کرے گا۔ سعودی عرب نے اس سلسلہ میں تمام بڑی حکومتوں کو ایک مراسلہ بھی بھیجا تھا۔ جس میں خلیج عقبہ پر اپنے دعوے کی حمایت میں دلائل دینے کے بعد ان سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ اس معاملے میں اسرائیل کو کسی قسم کی مداخلت سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ ورنہ یہ امر اسرائیل اور عربوں کے درمیان مزید کشیدگی پیدا کرنے کا موجب ہوگا ؛

دریائے گنگا میں کشتی الٹنے سے سو افراد ہلاک

نئی دہلی ۱۳ اپریل - کل بھارت کے صوبہ بہار میں مظفر پور کے قریب دریائے گنگا میں ایک کشتی الٹنے سے تقریباً ایک سو افراد ڈوب کر ہلاک ہوگئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کشتی میں مسافروں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ چنانچہ جب یہ کشتی منجدھار میں پہنچی۔ تو ملاح اس پر قابو نہ رکھ سکے۔ اور کشتی الٹ گئی۔ یاد رہے کہ صرف دو دن قبل جنوبی بھارت میں دریائے گوداوری میں دو کشتیاں الٹنے سے دو سو افراد ڈوب گئے تھے۔

کراچی ۱۳ اپریل - وزیر اعظم سہروردی ۲۲ اپریل کو دس روزہ دورہ پر ٹوکیو جارہے ہیں۔

مسجد مبارک ربوہ میں درس قرآن مجید

ربوہ ۱۳ اپریل - کل محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم - اے (آکسن) نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ کے بعد سورہ یونس کا درس دیا۔ درس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوئے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۵۷ء

مصلح موعود کی پیشگوئی

جب سے الفضل کا المصلح نمبر شائع ہوا ہے۔ اور جماعت احمدیہ نے یوم مصلح موعود منایا ہے۔ پیغام صلح والوں کو بڑی ٹکر کھائے مار رہی ہے۔ چنانچہ اس روز سے پھر نئے سرے سے بحث و مباحثہ (بلکہ کج بحثی کہنا چاہیئے) کا بازار گرم ہے۔ اور "مصلح موعود" پر نت نئے "قلمکار" اپنی جولانی طبع دکھا رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۷ء کے پیغام صلح میں "عبد الغنی صاحب پشاور" نے بھی "مصلح موعود کی پیشگوئی پر ایک نظر" کے زیر عنوان ایک مضمون تحریر کیا ہے۔

آپ نے مصلح موعود پر تو شاید کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ البتہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق غیر احمدیوں کے اعتراضات کو مضبوط کرنے کے لئے ایک اصول گھڑا ہے۔ اور پھر خود ہی اس اصول کی خلاف ورزی کا مرتکب (نعوذ باللہ) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ثابت کر دکھانے کی کوشش کی ہے۔ عبد الغنی صاحب کے الفاظ میں اصول یہ ہے کہ

"لوگوں کا عام قاعدہ ہے۔ کہ اپنے موقف میں کمزوری دیکھتے ہیں۔ تو اپنا موقف بدل دیتے ہیں۔ بجز انبیاء اور مامورین کے جن کا موقف ایک مضبوط چٹان کی طرح ہوتا ہے۔" وغیرہ۔

اب یہ پیغامی صاحب کم سے کم یہ تو مانتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "مامور من اللہ" تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں کئی بار یہ حقیقت بالوضاحت پیش کی ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام سے بھی اجتہادی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ آپ نے انبیا علیہم السلام کے واقعات سے اس کی کئی ایک واضح مثالیں پیش کی ہیں۔ ان میں سے ایسی صورتیں بھی بہت سی ہیں۔ کہ جب کسی نبی اللہ نے اپنے اجتہاد کے مطابق ایک موقف اختیار کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ اس کی تردید کر دی۔ اس طرح نبی اللہ کو بھی اپنا موقف وحی الٰہی کے مطابق اختیار کرنا پڑا۔ کیا اب بھی عبد الغنی صاحب مصر رہیں گے۔ کہ انبیاء علیہم السلام اور مامورین اپنا موقف نہیں بدلتے؟

یہ اصول ہے۔ جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار پیش کیا ہے۔ چنانچہ عبد الغنی صاحب نے جو اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی مضمون میں پیش کئے ہیں۔ ان سے بھی یہی اصول مستنبط ہوتا ہے۔ جیساکہ آپ نے فرمایا ہے۔

"لیکن ہم نے کسی جگہ قطعی طور پر نہیں لکھا۔ کہ یہ وہی پسر موعود ہے۔ اگر لکھتے بھی تو ایک اجتہادی غلطی ہو سکتی تھی۔"

ایسی باتوں میں سے پیشگوئیاں بھی ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ پیشگوئی کی پوری حقیقت اس وقت منکشف ہوتی ہے۔ جب وہ پوری ہوتی ہے۔ اگر عبد الغنی صاحب اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں۔ تو چونکہ ان کے خیال کے مطابق مصلح موعود کی پیشگوئی تین سو سال کے بعد پوری ہونے والی ہے۔ اس لئے اگر وہ اس پر بحث کے لئے قلم اٹھاتے ہیں۔ تو وہ ان کے اپنے موقف کے لحاظ سے صرف قبل از وقت ٹامک ٹوئیے ہی کہلا سکتے ہیں۔ جب انبیاء علیہم السلام بھی بعض اوقات اپنی پیشگوئیوں اور واقعات قبل از ظہور کے متعلق پورا علم نہیں رکھتے۔ تو اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عبارتیں کتر بیونت کر کے پیش کرنے سے آپ اس شخص کا تعین کس طرح کر سکتے ہیں۔ جو آپ کے خیال کے مطابق تین سو سال کے بعد ظہور کرنے والا ہے۔ یہاں صرف ایک مثال لیجیئے۔ عبد الغنی صاحب لکھتے ہیں:-

"سبز اشتہار کے حاشیہ ۷ پر فرماتے ہیں۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کا پہلا حصہ پسر متوفی بشیر کے متعلق تھا۔ اور مصلح موعود کے متعلق جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ کہ

"اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔"

پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں "فضل" رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام "فضل عمر" ظاہر کیا گیا ہے۔ (نوٹ۔ یہ حضرت صاحب کا اجتہاد ہے۔ اور بعد کی تحریروں سے ایک اجتہادی غلطی ثابت ہوتی ہے۔)

۱۱۔ تریاق القلوب صفحہ ۷۰ مطبوعہ سال ۱۹۰۲ء میں تین کو چار کرنے والا مصلح موعود کی نشانی بتاتے ہیں۔ اصل عبارت حسب ذیل ہے۔

"ہم نے کسی اشتہار میں یہ شائع کیا تھا۔ کہ اس بیوی سے پہلے لڑکا ہی ہوگا۔ اور وہ لڑکا وہی بابرکت موعود ہوگا۔ جس کا یکم فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں وعدہ دیا گیا تھا۔ اشتہار مذکور میں تو یہ الفاظ بھی نہیں ہیں کہ وہ بابرکت موعود ضرور پہلا لڑکا ہی ہوگا۔ بلکہ اس کی صفت میں اشتہار مذکور میں یہ لکھا ہے۔ کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ جس سے یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ چوتھا لڑکا ہوگا۔ مگر پہلے بشیر کے وقت کوئی تین موجود نہ تھے۔ جن کو وہ چار کرتا۔ ہاں ہم نے اپنے اجتہاد سے ظنی طور پر یہ خیال ضرور کیا تھا۔ کہ شاید یہی لڑکا مبارک موعود ہے۔"

۱۲۔ نوٹ۔ تریاق القلوب ۱۹۰۲ء میں چھپ کر شائع ہوئی۔ لیکن اس میں مصلح موعود کی شناخت اور تعین کے لئے تین کو چار کرنے والا فقرہ اہم نشان قرار دیا۔ اور بطور دلیل بتایا۔ کہ بشیر اول کیسے اس کا مصداق ہو سکتا تھا۔ جبکہ وہ اس موجودہ بیوی سے پہلا لڑکا تھا۔ دیکھو فقرہ ۱۱ اقتباس تریاق القلوب۔

۱۳۔ ذیل میں حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹوں کے متعلق پیشگوئیوں کی تاریخیں اور ولادت کی تاریخیں ایک نقشہ کی صورت میں پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے اس مضمون کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

نام	تاریخ پیشگوئی	تاریخ ولادت	تاریخ وفات
بشیر اول	20/2/86	7/8/87	4/11/88
محمود احمدؓ	1/1/88 1/7/88	12/1/89	
بشیر احمدؓ	10/12/92	20/4/93	
شریف احمدؓ	5/9/94	24/5/95	
مبارک احمدؓ	21/11/98	14/6/99	

۱۴۔ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے سبز اشتہار میں حضرت صاحب نے لکھا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں ایک نہیں جیسے پہلے خیال کیا گیا تھا۔ بلکہ دو سعید لڑکوں کے متعلق پیشگوئی ہے۔ اور پھر اجتہاداً لکھا۔ کہ موعود لڑکا محمود احمدؓ ہے۔ اور انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۶۳ پر فرماتے ہیں۔ کہ تین بیٹے بموجب بشارت پیدا ہوئے۔ چوتھے کی بشارت دی ہے۔ جو تین کو چار کرے گا۔ یعنی محمود احمدؓ۔ بشیر احمدؓ اور شریف احمدؓ جو زندہ موجود تھے۔ ان میں سے کسی ایک پر تین کو چار کرنے والا نشان چسپاں نہیں کیا۔"

ذرا ملاحظہ فرمائیے جہاں تو حضرت اقدس علیہ السلام نے "محمود احمدؓ" کا نام لیا ہے۔ اس کو تو آپ اجتہادی غلطی مان لیتے ہیں۔ لیکن جہاں نام نہیں لیا۔ اس کو آپ صحیح سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ اس سے "اجتہادی غلطی" کے اصول کے مطابق زیادہ سے زیادہ صرف یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ "مصلح موعود" کے متعلق جو پیشگوئی ہے۔ اس کے واقعاتی حالات کا پورا علم حضرت اقدس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا۔ اور پیشگوئی کی حقیقت کو اس کے پورا ہونے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ جیساکہ اصولاً پیشگوئیوں کے متعلق الٰہی سنت ہے۔ حالانکہ موجودہ صورت میں آپ کا کم سے کم ایک بار "محمود احمدؓ" پر اس پیشگوئی کا اطلاق قوی دلیل اس بات کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اشارہ بھی کیا تھا۔ کہ آپ کا یہی بیٹا مصلح موعود ہے۔ لیکن منکرین تو شکوک اور متشابہات پر جھگڑتے ہیں۔ حق کی روشنی سے ان کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔

اگر عبد الغنی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ذرا سی بھی عقل دی ہے۔ تو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ مصلح موعود کی نشانی "تین کو چار کرنے والا" بنیادی چیز ہے۔ جس طرح مکہ سے ہجرت بنیادی چیز تھی۔ مگر یمامہ اور مدینہ کا تعین واقعات سے تھا۔ یہاں بھی "تین کو چار کرنے والا" بنیادی چیز ہے۔ تین کو چار کرنے والا ایسا کس طرح کرے گا۔ یہ چیز بنیادی نہیں ہے۔ اب اگر عبد الغنی صاحب کا استدلال صحیح سمجھا جائے۔ تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "نعوذ باللہ" جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی اولاد میں سے "تین کو چار کرنے والا" جو سب لڑکوں کے آخر میں پیدا ہوا۔ "مصلح موعود" نہیں تھا۔ بلکہ وہ عنفوان شباب کو پہنچنے سے پہلے ہی رفیق اعلیٰ سے جا ملا۔ اب اگر آپ کی اولاد میں سے کوئی شخص جس میں "مصلح موعود" کے دیگر نشانات بھی پائے جاتے ہوں۔ آپ کے مظنونہ طریقے سے الگ کسی اور طریقے سے "تین کو چار کرنے والا" ثابت ہو جائے۔ تو ایک مومن کو ماننا پڑے گا۔ کہ اس حصہ پیشگوئی کا یہی مطلب تھا۔ مثلاً اگر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بیٹا جس نے آپ کی بیعت نہیں کی تھی۔ بیعت کرکے تین کے ساتھ چوتھا بن جائے۔ باقی ص۳ پر

ڈاکٹر غلام محمد صاحب کے مضمون پر ایک نظر

تعمیر ربوہ ۔ فسادات ۱۹۵۳ء

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند ٭ زیرِ آں گنج کرم بنہادہ اند

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

قسط سوم

"قادیان سے پاکستان" کے زیر عنوان ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ

"وارد پاکستان ہیں عین اس وقت جبکہ ربوہ میں قادیان کے نقشہ پر آپ نے ایک بستی قائم کی۔ اور نظام قادیان کا اس میں نفاذ کیا۔ دستِ غیب سے ایک اور بلا نے آپ کو آلیا۔ فتنۂ ختم نبوت ایک سیاسی کھیل تھا۔ اور جس غرض سے وہ کھیلا گیا۔ گو اس میں انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن غلط اعتقادات کی جو عمارت آپ نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر تعمیر کی تھی۔ اس کو آپ نے خود اپنے ہاتھ ا... سر زمین سے ہموار کر دیا۔ اور اپنے پہلے بیانات دربارہ نبوت کفر نے تحقیقاتی عدالت میں رجوع کر لیا"

عقائد سے رجوع کے الزام کا تفصیلی جواب ہم الفضل ۱۳ مارچ میں دے چکے ہیں۔ اور اس کا غلط اور بے بنیاد ہونا ظاہر کر چکے ہیں۔ البتہ ربوہ اور فتنہ ختم نبوت کے متعلق کچھ ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ربوہ بستی کی تعمیر اور بقول تمہارے "قادیان کے نقشہ پر" بستی کی تعمیر حضرت المصلح الموعود ایدہ ایدہ اللہ الودود کا ایک بے نظیر کارنامہ ہے۔ منکرین خلافت حقہ گزشتہ چالیس سال میں اپنا کوئی علیحدہ مرکز نہ بنا سکے۔ تقسیم ملک کے بعد کئی مذہبی جماعتیں پاکستان آئیں۔ لیکن کسی کو یہ توفیق نہ ہوئی۔ کہ وہ اپنا علیحدہ مستقل مرکز بنا سکتی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمود المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کو ان کی ایک رؤیا کے مطابق ایک نیا مرکز بنانے والی رؤیا کے مطابق عطا فرمائی۔ جسے خود منکرین توفیق "قادیان کے نقشہ" کے مطابق کرتے ہیں ۔

اے سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مزید برآں ربوہ کی تعمیر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث فاحرز عبادی الی الطور کی بھی ایک معنے کے لحاظ سے صداقت ظاہر ہوئی۔ کیونکہ یہ حدیث اپنے اندر ایک یہ پہلو بھی رکھتی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ایک ایسے مقام کی طرف ہجرت کرے گی۔ جہاں پہاڑ ہوں گے۔ کیونکہ طور کے معنے عربی زبان میں مطلق پہاڑ کے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب ازالہ اوہام میں انگریز اور روس کو یاجوج ماجوج قرار دے کر سورۂ کہف کی آیت وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض لکھ کر فرماتے ہیں۔

"یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کرکے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی"

(ازالہ اوہام ص ۵۰۹)

اور ظاہر ہے کہ یاجوج ماجوج یعنے روس اور انگریز اور ان کے حلیفوں نے گزشتہ دونوں جنگیں متحد ہو کر اپنی زیادتی اقتدار کی خاطر لڑیں۔ اور اب دوسری جنگ عالمی کے بعد جو ۱۹۴۵ء میں ختم ہوئی وقت آگیا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا تحریر مندرجہ ازالہ اوہام ص ۵۰۹ کے مطابق ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ چنانچہ اب روسی بلاک اور امریکی بلاک جس میں برطانیہ بھی شامل ہے ایک دوسرے پر حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اور چشمۂ معرفت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یاجوج ماجوج کا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ کہ جب یاجوج اور ماجوج اپنی قوت اور طاقت کے ساتھ تمام قوموں پر غالب آجائیں گی۔ تب مسیح موعود کو حکم ہو گا کہ وہ اپنی جماعت کو کوہ طور کی پناہ میں لے آوے۔"

(مضمون ملحقہ چشمۂ معرفت ص ۷۵)

پس یہ حدیث اپنے اندر پیشگوئی کا ایک یہ پہلو بھی رکھتی ہے کہ جب یاجوج ماجوج دوسری قوموں پر غالب آکر یعنے ۱۹۴۵ء کے بعد ایک دوسرے پر حملہ کی تیاریاں کریں گی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت خدائی ارادہ کے ماتحت ایک ایسے مقام کی طرف پناہ لے گی جہاں پہاڑیاں ہوں گی۔ اور وہ ربوہ کی بستی ہے۔ جس میں جماعت کے تنظیمی ادارے وغیرہ پہاڑ کے دامن میں بنے ہوئے ہیں۔

۱۹۵۳ء کے فسادات

جیسا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ہجرت کے بعد جب مخالفین نے دیکھا کہ وہ اپنے نئے مرکز مدینہ منورہ میں بھی ترقی کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے پھر نئے سرے سے سختی سے مخالفت شروع کر دی۔ اور مسلمانوں کی تباہی کے لئے کوشش کا کوئی پہلو اٹھا نہ رکھا۔ اسی طرح جب مخالفین سلسلہ احمدیہ نے دیکھا کہ قادیان سے ہجرت کے بعد جماعت احمدیہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی قیادت میں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے تو انہوں نے تحفظ ختم نبوت کی آڑ لے کر تمام مخالف طاقتوں کو جمع کر کے احمدیوں کو کچلنے اور مٹانے کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کیں۔ گورنمنٹ پنجاب کے بعض ارکان اور اعلےٰ آفیسرز اور پولیس کا ایک بڑا حصہ اور مختلف مذہبی جماعتوں کے نمائندے وغیرہ جماعت احمدیہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے میدان میں آ کھڑے ہوئے اور اس عزم اور یقین سے نکلے کہ اب کی دفعہ جماعت کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا۔ یہ فتنہ بے شک جماعت کے لئے ایک بلائے عظیم تھا۔ اور ظاہری اسباب پر نظر رکھنے والے ان احزاب کی کامیابی یقینی خیال کرتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مخالفین سلسلہ کی تمام تدابیر ناکام کر دیں اور ان کے سب منصوبے بیکار ہو گئے۔ چنانچہ صدر منکرین خلافت کو خود اقرار ہے کہ

"فتنۂ ختم نبوت سیاسی کھیل تھا۔ اور جس غرض سے وہ کھیلا گیا تھا۔ اس میں انہیں کامیابی نہ ہوئی۔"

پس ۱۹۵۳ء کا فتنہ جو تحفظ ختم نبوت کی آڑ لے کر برپا کیا گیا۔ وہ بے شک ایک بلا تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ اپنی قائم کردہ جماعتوں کو بلاؤں میں اس لئے مبتلا نہیں کرتا کہ انہیں تباہ کرے بلکہ اس لئے کرتا ہے۔ کہ تا انہیں ترقیات عطا فرمائے۔ اور ان کا صدق و اخلاص اور ثبات و استقامت اور پختگی ایمان دوسرے لوگوں پر ظاہر کرے۔ سو ایسا ہی ۱۹۵۳ء کے فسادات میں ہوا۔

پس مت خیال کرو کہ فتنۂ تحفظ ختم نبوت جماعت کے لئے محض ایک بلا تھی۔ بلکہ اس کے اندر اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے گنج فضل و کرم اور ازدیاد ایمان کا سامان بھی مخفی رکھا تھا۔ ذیل میں چند باتیں بطور نمونہ لکھی جاتی ہیں:۔

(۱) اس فتنہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پورا ہوا۔

ام یقولون نحن جمیع منتصر
سیھزم الجمع ویولون الدبر

(تذکرہ ص ۶۲۸)

کیا مخالفین سلسلہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک زبردست انتقام لینے والی جماعت ہیں۔ اور تمام لوگ ہماری پشت پر ہیں۔ یقیناً یہ گروہ شکست کھائیں گے۔ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ اس الہام میں جو درحقیقت قرآن مجید کی ایک آیت ہے۔ یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ جماعت پر ایک ایسا وقت آئے گا۔ جبکہ مخالفین سلسلہ ایسی تنظیم کریں گے کہ مختلف جماعتیں اور گروہ آپس میں متحد ہو کر جماعت احمدیہ کے خلاف محاذ قائم کریں گے اور کہیں گے کہ اب ہم جماعت احمدیہ سے ایسا انتقام لیں گے۔ کہ اس کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ لیکن۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنے اس ارادہ میں کامیاب نہیں ہونگے بلکہ شکست کھائیں گے اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

پس ۱۹۵۳ء کے فسادات کے وقت باوجود اختلاف عقائد مختلف مذہبی فرقوں اور جماعتوں کا جماعت احمدیہ کی تباہی کے لئے متفق ہو جانا اور پھر خبر متمتع

طور پر ایسے اسباب کا پیدا ہو جانا جو ان کی شکست کا باعث ہوئے۔ مذکورہ بالا الہام کے خدا تعالیٰ کا کلام ہونے کی بین دلیل ہے۔ اور یہ کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اور جو ہاتھ اس کی تباہی و بربادی کے لئے اٹھتا ہے۔ وہ شل کر دیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچ فرمایا ہے ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم

(۲) پھر اس فتنہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ جس کی ۱۹۰۵ء میں اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں خبر دی تھی۔

"کففت عن بنی اسرائیل۔ ان فرعون وھامان وجنودھما کانوا خاطئین۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ"۔ (تذکرہ ص۵۳۳)

اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا"

اس وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا۔ اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھہرے"۔ اور پھر فرمایا کہ میں ناگہانی طور پر فوجوں کے ساتھ تیرے پاس آؤنگا۔

چنانچہ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں جماعت احمدیہ لاہور اور بعض اور دیگر مقامات کی حالت بالکل بنی اسرائیل کی اس حالت کے مانند ہو چکی تھی جبکہ فرعون اپنے لاؤ لشکر سمیت بنی اسرائیل کی تباہی کے لئے ان کا تعاقب کر رہا تھا۔ اور بنی اسرائیل اپنی بے بسی کی حالت میں موسیٰ علیہ السلام سے یہ کہہ رہے تھے۔

"کیا مصر میں قبریں نہیں تھیں۔ جو تو ہم کو مرنے کے لئے بیابان میں لے آیا ہے۔ تو نے ہم سے یہ کیا کیا۔ کہ ہم کو مصر سے نکال لے آیا" (خروج ۱۴)

اور ۶ر مارچ ۱۹۵۳ء کو مفسدہ پردازوں نے جو حالت پیدا کر دی تھی۔ اس کے متعلق تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب کے فاضل جج لکھتے ہیں:۔

"سول کے حکام جو عام حالات میں قانون و انتظام کے قیام کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ کاملاً بے بس ہو چکے تھے۔ اور ان میں ۶ر مارچ کو پیدا ہونے والی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کی کوئی خواہش اور اہلیت باقی نہ رہی تھی۔ نظم حکومت کی مشینری بالکل بگڑ چکی تھی۔ اور کوئی شخص مجرموں کو گرفتار کر کے یا ارتکاب جرم کو روک کر قانون کو نافذ العمل کرنے کی ذمہ داری لینے پر آمادہ یا خواہاں نہ تھا۔ انسانوں کے بڑے بڑے مجموعے جو معمولی حالات میں معقول اور سنجیدہ شہریوں پر مشتمل تھے۔ ایسے سرکش اور جنون زدہ ہجوموں کی شکل اختیار کر لی تھی۔ جن کا واحد جذبہ یہ تھا۔ کہ قانون کی نافرمانی کریں۔ اور حکومتِ وقت کو جھکنے پر مجبور کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی معاشرے کے ادنیٰ اور ذلیل عناصر موجودہ بدنظمی اور ابتری سے فائدہ اٹھا کر جنگل کے درندوں کی طرح لوگوں کو قتل کر رہے تھے۔ ان کی املاک کو لوٹ رہے تھے۔ اور قیمتی جائیداد کو نذر آتش کر رہے تھے۔ محض اس لئے کہ یہ ایک دلچسپ تماشا تھا۔ یا کسی خیالی دشمن سے بدلہ لیا جا رہا تھا۔ پوری مشینری جو معاشرت کو زندہ رکھتی ہے۔ پرزہ پرزہ ہو چکی تھی۔ اور مجنون انسانوں کو دوبارہ ہوش میں لانے اور بے بس شہریوں کی حفاظت کرنے کے لئے ضروری ہو گیا تھا۔ کہ سخت سے سخت تدابیر اختیار کی جائیں"۔ (تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ اردو ص۱۹۳)

جبکہ فساد زدہ علاقہ کے احمدی بنی اسرائیل کی طرح بالکل بے بس ہو چکے تھے۔ کہ ارباب حکومت پنجاب کی توقع کے برخلاف ناگہانی طور پر کراچی سے ٹیلیفون پر فساد زدہ علاقہ کا انتظام فوج کے سپرد کر دیا گیا۔ اور مارشل لاء نافذ ہو گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مذکورہ بالا خبر جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۹ر اپریل ۱۹۰۵ء میں دی تھی پوری ہوئی۔

یہ امر بھی حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی صداقت کا ایک اور ثبوت ہے۔ کیونکہ الہام انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ (کہ میں ناگہانی طور پر تیری مدد کے لئے اپنی فوجیں لے کر آؤں گا) کا تعلق آپ کی ذات سے بھی ہے۔ کیونکہ یہ الہام جب دوسری دفعہ ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو ہوا۔ تو جیسا کہ اخبار الحکم اور اخبار بدر میں لکھا ہے۔

"اسی شب صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ حضرت کو انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ الہام ہوا ہے۔ صبح اٹھ کر ذکر کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بے شک یہ الہام ہوا ہے۔" (تذکرہ ص۵۳۹)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس الہام کا تعلق آپ کی ذات سے بھی تھا۔ سو الحمد للہ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے عہد میں اسے پورا کر کے ثابت کر دیا۔ کہ آپ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی ہیں۔ اور برحق ہیں۔ کیونکہ اس سے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آپ کی ایک مشابہت ثابت ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر بھی اللہ تعالیٰ بعض وقت ایسی باتیں جاری کر دیتا تھا۔ جن کے مطابق قرآن مجید نازل ہوتا تھا۔

(۳) پھر ۱۹۵۳ء کے فسادات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بھی پورا ہوا۔ کہ

"یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ انہ کریم تمشی امامک وعادیٰ من عادیٰ"۔ (تذکرہ ص۶۲۲)

تم پر یعنی تمہاری جماعت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جو موسیٰ کے زمانہ کی طرح ہوگا۔ لیکن وہ مولا کریم تیرے آگے آگے چلتا ہے، اور اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے۔ جو تیرے ساتھ دشمنی کرتا ہے۔

اس آخری جملہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"توریت میں اس قسم کا مضمون ہے۔ کہ خدا نے موسیٰ ؑ سے کہا۔ کہ تو چل میں تیرے آگے چلتا ہوں"۔ (تذکرہ صفحہ ۶۲۳)

پس جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جبکہ وہ مصر سے ہجرت کر کے نکلے تھے۔ ہر مقام پر رہنمائی کی۔ اور انہیں دشمنوں کے ہاتھ سے بچایا۔ اسی طرح اس الہام میں بھی ہجرت کی طرف اشارہ تھا۔ جو جماعت کے لئے مقدر تھی۔ لیکن ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ جماعت کی مدد کرے گا۔ چنانچہ یہ ہجرت جیسا کہ قسط دوم میں لکھا جا چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی کے عہد میں ہونی مقدر تھی۔ وہ ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسی حالت میں جبکہ دوست اور دشمن یہ خیال کر رہے تھے۔ کہ اب جماعت کا تباہی سے بچنا ناممکن ہے۔ یہ اعلان فرمایا

"انشاء اللہ فتح ہماری ہے۔ کیا آپ نے گذشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا؟ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دے گا؟ ساری دنیا چھوڑ دے۔ مگر وہ انشاء اللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے۔ وہ میرے پاس ہے۔ وہ مجھ میں ہے۔ خطرات ہیں اور بہت ہیں۔ مگر اس کی مدد سے سب دور ہو جائیں گے۔ تم اپنے نفسوں کو سنبھالو۔ اور نیکی اختیار کرو۔ سلسلہ کے کام خدا خود سنبھالیگا"۔ (فاروق ۴ر مارچ ۱۹۵۳ء)

یہ اعلان ۴ر مارچ کو شائع ہوا۔ اور ان دنوں کے اخبارات اٹھا کر دیکھو اور مخالفین جماعت کے اعلانات پڑھو۔ کہ ان کی تیاریاں کیسی مکمل تھیں۔ ان کے عزائم کیا تھے؟ وہ حکومت کو نیچا دکھانے اور اپنی بات منوانے کے لئے کس طرح عوام الناس کو اپنے ساتھ ملا چکے تھے۔ اور پھر دیکھو کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محمود کے اعلان کے مطابق آپ کی مدد کے لئے دوڑ کر آیا۔ اور جماعت کو جو بنی اسرائیل کی طرح مظلوم و بے کس ہو چکی تھی بمطابق الہام "کففت عن بنی اسرائیل" ظالموں کے چنگل سے چھڑایا۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ کا الہام ہوا۔ جس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ حضرت کو یہ الہام ہوا ہے۔ اس کے ساتھ کا الہام "فتح نمایاں۔ ہماری فتح" ہے۔ اور اس اعلان میں بھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اوپر درج کیا گیا ہے۔ یہی الفاظ درج ہیں کہ "انشاء اللہ فتح ہماری ہے"

اور اس اعلان کی اشاعت کے تیسرے دن خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی فوجوں نے پاکستانی افواج کے دل میں نیک تحریک کی اور ناگہانی طور پر مفسدہ پردازوں کی امید کے بالکل برخلاف مارشل لاء کا اعلان کر کے انہوں نے ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ اور جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے ظلم سے نجات دلائی۔ ان فی ذالک لاٰیۃ للمتفکرین۔ پس ۱۹۵۳ء کے فسادات بے شک ایک بلا کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ لیکن وہ ثابت کر گئے۔ کہ حضرت محمود مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے محبوب بندے اور مقربان

درخواست دعاء

از مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التبشیر

جیسا کہ احباب کو اخبارات سے علم ہو چکا ہوگا۔ روہڑی کینال ٹنڈو مستی خاں کے ہیڈ ورکس کے ٹوٹ جانے کے باعث بند پڑی ہے۔ پانی جاری کرنے کے لئے سر دست عارضی انتظام کی کوشش ہو رہی ہے۔ ہماری بشیر آباد اسٹیٹ اسی نہر کی ایک شاخ پر واقع ہے۔ اس لئے کاشت کپاس کے بارہ میں سخت تشویش ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اور دوسرے تمام زمینداروں پر جو اس علاقہ میں ہیں۔ اور [illegible] کی وجہ سے پریشان ہیں رحم فرمائے۔ اپنے فضل سے اس نقصان کی تلافی فرمائے۔ اور ہماری آمدنیں کوئی کمی نہ آئے [illegible] سال سے بہت بڑھ کر ہوں۔

بارگاہ الٰہی میں سے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کامل متبع اور آپ کے حقیقی جانشین ہیں۔ جن کے وجود کے ذریعہ وہ پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود سے تعلق رکھتی تھیں۔ اور وہی ہیں جو آپ کے حسن و احسان میں نظیر اور فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء کے مصداق ہیں۔ کیونکہ آپ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات کا ظہور ہوا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر رحمت کی نظر کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزول من السماء سے احادیث میں نزول رحمت الٰہی مراد لی گئی ہے۔

۴۔ پھر ۱۹۵۳ء کے فسادات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مجلس احرار اور اس کے حلیف اسلامی جماعت وغیرہ کو پاکستان کا دشمن اور مخالف ہونا ظاہر کر دیا جو اپنی تقریروں اور تحریروں میں ازراہ بہتان و افترا ر مظلوم احمدیوں پر یہ الزام لگاتے رہے۔ کہ "وہ غدار ہیں اور پاکستان کے وفادار نہیں" (رپورٹ صفحہ ۲)

چنانچہ تحقیقاتی عدالت نے پورے نوماہ کی تحقیق و تدقیق کے بعد احرار کو پاکستان کا دشمن قرار دیتے ہوئے لکھا:۔

(۱) "خواجہ ناظم الدین نے احرار کو دشمن پاکستان قرار دیا۔ اور وہ اپنی گزشتہ سرگرمیوں کی وجہ سے اسی لقب کے مستحق تھے۔ ان کے بعد کے رویے سے یہ واضح ہو گیا کہ نئی مملکت کے وجود میں آنے کے بعد وہ اس کے مخالف ثابت ہوئے۔۔۔ کیا ان کے ہندوستانی ساتھیوں کو جواب تک احرار ہی کہلاتے ہیں۔ کانگرس نے یہ کام سپرد نہیں کیا کہ وہ کشمیریوں کو بخشی کی حکومت گوارا کرنے پر آمادہ کریں"

(رپورٹ اردو ترجمہ صفحہ ۲۷۵)

۲۔ حکومت مرکزی نے اپنے اعلان میں لکھا۔

"اس جماعت نے اب تک پاکستان کے قیام کو دل سے گوارا نہیں کیا"

(رپورٹ صفحہ ۱۵۰)

(۳) پھر فاضل جج لکھتے ہیں:۔

"مولوی محمد علی جالندھری نے ۱۵ فروری ۱۹۵۳ء کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ احرار پاکستان کے مخالف تھے اور ان کے عقیدے کی وجہ عنقریب لوگوں پر ظاہر ہو جائیں گی ان مقررین نے تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد بھی پاکستان کے لئے پلیدستان کا لفظ استعمال کیا۔ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی تقریر میں کہا پاکستان ایک

بازاری عورت ہے۔ جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے" (رپورٹ صفحہ ۲۷۵)

(۴) ڈی آئی جی۔ سی آئی ڈی نے اپنی چٹھی مورخہ ۲ اپریل ۱۹۵۲ء میں احرار کو کانگرس کے پٹھو ظاہر کر کے لکھا

"ان میں سے بعض اب بھی کانگرس ہی کے وفادار ہیں۔ مشہور احراری حبیب الرحمن تقسیم کے بعد اس صوبے کو چھوڑ کر بھارت چلا گیا۔ بعض احراری اپنے دلوں کی گہرائیوں میں اب تک پاکستان کے غدار ہیں"

(رپورٹ صفحہ ۴۹)

۵۔ فاضل جج لکھتے ہیں:۔

"مرکزی حکومت کے سرکاری اعلان میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ احمدیوں کے خلاف شورش کو احراریوں نے منظم کیا" (رپورٹ صفحہ ۱۴۹)

اور لکھتے ہیں:۔

۶۔ مرکزی حکومت نے اپنے سرکاری اعلان میں لکھا۔

"ان لوگوں کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا کریں۔ اور پاکستان کے استحکام کے متعلق عوام کے اعتماد کو نقصان پہنچائیں۔ اس شورش کا یہ مقصد بالکل واضح ہے کہ مذہب کا لبادہ اوڑھ کر فرقہ دار اختلافات کی آگ کو بھڑکایا جائے اور مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کر دیا جائے"

(رپورٹ صفحہ ۱۵۰)

توہین ختم نبوت

احرار کہتے تھے کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی توہین کرتی ہے۔ مگر تحقیقاتی عدالت کے فاضل جج لکھتے ہیں

"احرار کے رویے کے متعلق ہم نرم الفاظ استعمال کرنے سے قاصر ہیں ان کا طرز عمل بطور خاص مکروہ اور قابل نفرین تھا۔ اسلئے کہ انہوں نے ایک دنیاوی مقصد کے لئے ایک مذہبی مسئلے کی توہین کی اور اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کے لئے عوام کے مذہبی جذبات و حسیات سے فائدہ اٹھایا"

(رپورٹ صفحہ ۲۷۸)

جماعت اسلامی پاکستان کی مخالف تھی اور ہے

پھر مجلس احرار کی حلیف جماعت اسلامی کے متعلق فاضل ججوں نے قرار دیا کہ۔

"جماعت مسلم لیگ کے تصور پاکستان کی علی الاعلان مخالف تھی۔ اور جب سے پاکستان قائم ہو گیا ہے۔ جس کو "ناپاکستان"

کہکر یاد کیا جاتا ہے۔ یہ جماعت موجودہ نظام حکومت اور اس کے چلانے والوں کی مخالفت کر رہی ہے۔۔۔۔۔ ایک فوجی عدالت میں اس جماعت کے بانی نے یہ بیان کیا کہ مسلح بغاوت کے سوا جماعت کا عقیدہ اور مقصد یہ ہے کہ موجودہ نظام حکومت کو توڑ کر جماعت اسلامی کے تصور کے مطابق حکومت قائم کی جائے"

(رپورٹ صفحہ ۲۶۱)

پس ۱۹۵۳ء کے فسادات کا ایک نتیجہ یہ ہوا۔ کہ معاندین احمدیت جو جھوٹے الزامات جماعت احمدیہ پر لگاتے تھے۔ تحقیقاتی عدالت کے نزدیک وہ خود ان الزامات کے مصداق ثابت ہوئے

۵۔ پھر ۱۹۵۳ء کے فسادات کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ مکفرین علماء جو احمدیوں کو کافر اور مرتد کہا کرتے تھے تحقیقاتی عدالت نے ان علماء کے ان فتاویٰ کو ملاحظہ کر کے جو وہ ایک دوسرے کے خلاف شائع کرتے رہے یہ قرار دیا کہ

"شیعوں کے نزدیک تمام سنی کافر ہیں۔ اور اہل قرآن یعنی وہ لوگ جو حدیث کو غیر معتبر سمجھتے ہیں۔ اور واجب التعمیل نہیں مانتے۔ متفقہ طور پر کافر ہیں۔ اور یہی حال آزاد مفکرین کا ہے۔ اس تمام بحث کا آخری نتیجہ یہ ہے۔ کہ شیعہ سنی، دیوبندی، اہلحدیث اور بریلوی لوگوں میں سے کوئی بھی مسلم نہیں"

(رپورٹ صفحہ ۲۳۶)

۶۔ پھر ۱۹۵۳ء کے فسادات کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ منکرین خلافت حقہ جنہوں نے خلافت اور نبوت و کفر وغیرہ مسائل میں اپنے پہلے عقائد کو اسلئے تبدیل کیا تھا کہ تا وہ مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کریں۔ تحقیقاتی عدالت کے روبرو علمائے کرام نے ان کے سوالات پر انہیں یا تو کافر قرار دیا یا منافق کا خطاب دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس جھوٹی خوشی منانے کا بھی موقع نہ دیا کہ مسیح موعود علیہ السلام کو کافر قرار دینے والے علماء انہیں زبان سے ہی مسلمان کہہ دیں۔ ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

الغرض ۱۹۵۳ء کے فسادات کے نتیجہ میں احمدیوں کو کچھ جانی و مالی نقصان

اٹھانا پڑا۔ لیکن اس کے نتیجہ میں فتنہ برپا کرنے والے مخالفین احمدیت کو جو شکست فاش ہوئی اور ان کے وقار کو جو صدمہ پہنچا۔ اس میں صاحب بصیرت کے لئے خدا تعالیٰ کا غیبی ہاتھ نظر آتا ہے۔ جو احمدیوں کی نصرت و تائید کے لئے اٹھا۔ چنانچہ مولینا عبدالماجد صاحب دریابادی نے زیر عنوان "سچی باتیں" لکھا۔ ہمارے ملک میں علمائے دین کا جو تھوڑا بہت وقار تھا وہ اینٹی قادیانی تحریک کے دوران میں بالکل ختم ہو گیا ہے۔ خصوصاً تحقیقاتی عدالت میں تو ان حضرات نے اپنے علم و فہم و نظر کا جو ثبوت دیا ہے اسکے بعد تو شاید ہی دین کی کچھ قدر و منزلت ہمارے تعلیم یافتہ طبقہ میں باقی رہ جائے"

(نوائے وقت ۲۳ فروری ۱۹۵۵ء)

الغرض ۱۹۵۳ء کے فسادات گو احمدیوں کے لئے ایک ابتلا تھے۔ لیکن ایسی ہی بلا جس کے متعلق شاعر کہتا ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

(باقی)

حیدرآباد میں پیشگوئی لیکھرام کے متعلق جلسہ

جماعت احمدیہ حیدرآباد کا ۶ مارچ کو جلسہ بابت پیشگوئی لیکھرام منعقد ہوا۔

مکرم حاجی عبدالرحمن صاحب آف باندھی نے صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب نے کی۔

مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود شاہد مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقاریر فرمائیں۔ غیر احمدی دوست کثرت سے تشریف لائے تھے۔ صدارتی کے بعد خیر و خوبی کے ساتھ

راولپنڈی میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کو بند کرنے کے متعلق ایک معزز غیر احمدی کے تاثرات

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک جلسہ میں جو اسلام پر عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب میں منعقد کیا گیا تھا۔ احراریوں نے آکر شور مچایا اور جلسہ کو درہم برہم کرنے کی کوشش کی۔ اور متعینہ پولیس نے انہیں روکنے کی بجائے جلسہ کو بند کر دیا اور اس طرح گویا عیسائیوں کے اسلام پر اعتراضات کا جواب دینے کی ممانعت کر دی۔ پولیس کی اس کارروائی کا غیر احمدی شرفاء پر جو اثر ہوا اس کا اندازہ ذیل کے تاثرات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو جلسے میں شریک ہونے والے ایک معزز غیر احمدی دوست نے لکھکر ارسال کئے ہیں۔

شہادت قاضی معظم دین صاحب ——— راولپنڈی

آپ لکھتے ہیں کہ:

میں اپنی زندگی میں پہلی دفعہ ایک مذہبی جلسہ میں گذشتہ رات شریک ہوا۔ وہ بھی اس لئے کہ میں نے سنا تھا کہ عیسائی جماعت نے اسلام کے خلاف اعتراضات اور اپنی جماعت کے محاسن پیش کرتے ہوئے عیسائیت کی دعوت دی۔ احمدی جماعت نے ان اعتراضات کے جواب اور اسلام کے محاسن پیش کرنے کے لئے یہ جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ کے شروع ہونے سے پیشتر اس کی غرض و غایت واضح کر دی گئی تھی۔ لیکن ابھی مبلغ صاحب نے ۱۵ منٹ بھی تقریر نہ کی تھی کہ ایک ہجوم نعرے لگاتا ہوا آیا۔ جس نے مطالبہ کیا کہ جلسہ کی کارروائی فوراً بند کی جاوے۔ باوجود اس کے کہ اس تقریر میں بجز اسلام و عیسائیت کے محاسبہ کے علاوہ کوئی بات نہ تھی۔ اور وہ بھی دائرہ اخلاق و تہذیب کے اندر تھی۔ لیکن نہ معلوم کہ مسلمان عیسائیوں کی مدد پر کیوں اتر آئے۔ پولیس افسران نے جلسہ تو بند کر دیا۔ لیکن شرفاء نے اس ناجائز حرکت کو بہت برا محسوس کیا۔ جو کہ دوسرے الفاظ میں عیسائیت کی حمایت اور اسلام کی مخالفت تھی۔

دستخط قاضی معظم دین بقلم خود ۳۰/۳/۵۷

چوہدری محمد عبد اللہ صاحب امرتسری مرحوم

چوہدری محمد عبد اللہ صاحب مرحوم آف بھوئیوال ضلع امرتسر پاکستان بننے سے پہلے بشیر آباد سٹیٹ سندھ میں مقیم اور اراضی ٹھیکہ پر کاشت کرتے تھے۔ آج کل کنری میں تھے۔ آپ نے احمدیت کا نمونہ اس علاقہ میں پیش کیا۔ مرحوم موصی۔ راست گو۔ امین۔ خلیق۔ صوفی مزاج۔ مجاہد تحریک جدید دفتر اول اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ حضور کی ہر تحریک پر لبیک کہتے۔ مرکز کی شاید ہی کوئی تحریک ہو۔ جس میں مرحوم نے حصہ نہ لیا ہو۔ مرحوم کے والد چوہدری الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی احمدیت کے شیدائی تھے۔ مرحوم نے فوج میں بھی احسن طریقہ سے احمدیت کا نمونہ پیش کیا۔ ایک دفعہ فوج کو سینما دیکھنے کا حکم ملا۔ تو مرحوم نے پہلے ہی کہکر ڈیوٹی پر سنتری رہنا منظور کر لیا۔ تاکہ حضور کے حکم کے خلاف نہ ہو۔ اور کوئی مجبور بھی نہ کرے۔ مرحوم کو حضور کے ساتھ از حد محبت تھی جلسہ سالانہ سے دو ماہ پہلے بیمار تھے۔ امید نہیں تھی کہ جلسہ پر آئیں۔ لیکن اس خیال سے کہ شاید پھر کبھی جلسہ سالانہ نصیب ہو یا نہ ہو۔ تکلیف اٹھا کر ربوہ پہنچے ۲۹/۱۲/۵۶ کو بیمار ہر کر خاکسار کے پاس آئے۔ پہلے پرائیویٹ علاج کروایا گیا۔ ۳۱/۱۲/۵۶ کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کروا دیا گیا۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب و عملہ ہسپتال نے از حد ہمدردی اور غور سے علاج کیا۔ ۲/۱/۵۷ کو ڈبل نمونیہ ہو گیا۔ اور زبان بند ہو گئی۔ حالت خراب دیکھ کر نزدیک سے لواحقین کو تار دے کر بلایا گیا ۵/۱/۵۷ کو علی الصبح ۲ ½ بجے تہجد کے وقت اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر تقریباً تیس برس تھی ایک بیوی دو بچیاں ایک چھوٹا بچہ یادگار چھوڑا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے بعد نماز جمعہ جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما کر مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ضلع شیخوپورہ

نوائے پاکستان کی صریح کذب بیانی

(از مکرم عطا محمد صاحب اتالیق چینی طلباء جامعۃ المبشرین) ———

ایک دوست نے مجھ سے بیان کیا کہ نوائے پاکستان میں تمہارے متعلق ایک نوٹ شائع ہوا ہے کہ تم پچھلے دنوں حافظ آباد گئے تھے اور وہاں تم نے بیان کیا کہ ربوہ میں مزدوروں کی بہت بری حالت ہے۔ اور اکثر مزدور لوگ ربوہ چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں اور کہ غیر ملکی طلبہ بھی سب کے سب چلے گئے ہیں وغیرہ وغیرہ من الخرافات الواھیہ۔ اصل بات یہ ہے کہ میں جب ۴۸-۱۹۴۷ء میں حافظ آباد میں مقیم تھا تو زبانی اور تحریری ہر دو طریق پر تبلیغ کیا کرتا تھا۔ اور ان لوگوں میں سے جو میرے زیر تبلیغ تھے۔ ایک میاں فیروز الدین صاحب کتب فروش بھی تھے۔ پچھلے دنوں جب مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب مالک دواخانہ ہمدرد پاکستان حافظ آباد نے اپنی صاحبزادی کے نکاح کی تقریب پر خاکسار کو بلایا۔ تو اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے میاں فیروز الدین صاحب کتب فروش سے بھی ملنے گیا اور میری غرض اس ملاقات سے صرف اس قدر تھی کہ چونکہ ۱۹۵۳ء میں مغربی پاکستان میں احمدیوں کے خلاف طوفان بے تمیزی برپا کیا گیا تھا اور احمدیت کا خاتمہ کر دینے کا عزم صمیم لے کر احرار اور ان کی قماش کے دوسرے لوگ اٹھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بری طرح ناکام و نامراد کیا اور اپنی قدرت نمائی کا چمکتا ہوا نشان دکھایا۔ اس لئے ان لوگوں سے مل کر میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ اپنی اس کھلی کھلی ناکامی اور نامرادی کو دیکھ کر بھی انہیں احمدیت کی صداقت کا احساس ہوا ہے یا نہیں۔

اس ضمن میں خود میاں فیروز الدین نے اور ان کے ایک ساتھی دوکاندار نے کچھ ربوہ کے متعلق سوالات کئے جن کے جوابات ان کو دیئے گئے۔ اور ان کو دعوت دی گئی کہ وہ کم از کم خود چل کر اپنی آنکھ سے حالات دیکھیں۔ اور سنی سنائی باتوں پر اپنے ایمان کا مدار نہ رکھیں۔ بلکہ میں نے یہاں تک پیشکش کی کہ آپ ربوہ تشریف لائیں تو پہلے سے مجھے اطلاع دیں۔ ریل یا لاری جس ذریعہ سے بھی آپ تشریف لائیں گے میں آپ کے استقبال کے لئے اڈہ یا اسٹیشن پر حاضر ہو جاؤں گا

اس سلسلہ میں انہوں نے اور ان کے ساتھی دوکاندار نے منافقین اور معترضین کی بعض باتیں بڑے شد و مد سے پیش کیں جن کے جوابات کے علاوہ میں نے انہیں عام انسانی عقل کی راہ پر چلنے کی تاکید کی اور ان سے پوچھا کہ اگر میں مثلاً میاں فیروز الدین صاحب کے متعلق کوئی نظریہ قائم کرنا چاہوں تو ان کے حالات مجھے ان کے دوستوں سے پوچھنے چاہئیں یا دشمنوں سے؟ جس کا جواب انہوں نے میرے حسب منشاء یہ دیا کہ فی الواقعہ دوستوں سے ہی معلومات حاصل کرنے چاہئیں اس پر میں نے گذارش کی کہ جب آپ اپنے متعلق اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ دشمن بات کرے ان ہونی۔ تو پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اسی اصل کو ماننے کے لئے کیوں تیار نہیں۔

اس پر انہوں نے ربوہ میں رہائش کی بعض مشکلات کا ذکر کیا۔ جس پر میں نے عرض کیا کہ آپ کو کسی شخص کا زیر بار احسان ہونے کی ضرورت نہیں۔ لاریوں کے اڈہ کے پاس ہی سڑک ہے۔ بالکل قریب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر خانہ ہے۔ وہاں آپ بطور مہمان جب تک چاہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ آپ کو ہرگز کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ جس پر انہوں نے میرا پتہ نوٹ کر لیا اور مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ ربوہ ضرور آئیں گے۔

یہ تو ہیں وہ اصل حالات جو حافظ آباد میں میرے ساتھ گزرے۔ نوائے پاکستان کے رپورٹر نے جو کچھ لکھا وہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ جس سے اس نے اپنی عاقبت تباہ کی ہے؛

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم سابق مبلغ امریکہ کو بتاریخ ۱/۴/۵۷ بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب نومولودہ کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں

نائب وکیل التبشیر ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

فاستبقوا الخیرات

مختلف علاقوں کی چندہ عام ـ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی گیارہ مہینوں کی وصولی کا جائزہ نیچے درج ہے ـ جن علاقوں کی وصولی نسبتاً اچھی ہے ان کے نام پہلے درج کئے گئے ہیں ـ ان علاقوں کی جماعتوں سے التماس ہے ـ کہ ان چند دنوں میں جو صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں باقی ہیں ـ زیادہ سے زیادہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر کے اپنی پوزیشن قائم رکھنے بلکہ اسے اور بہتر بنانے کے لئے کوشش کریں اور جن علاقوں کے نام پیچھے ہیں ـ ان علاقوں کی جماعتوں سے گذارش ہے کہ پہلے علاقوں کی جماعتوں کی کارگذاری سے سبق حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اپنی کمی پوری کر کے آگے بڑھیں ـ

(ناظر بیت المال ربوہ)

نمبر شمار	نام علاقہ	بجٹ (ہزار روپے)	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	ضلع بنوں	۱	۱۰۰	۱۰۰
۲	گھارو ضلع ٹھٹھہ	۱	۱۰۰	۱۰۰
۳	ضلع حیدرآباد	۱۱	۹۳	۹۷
۴	کراچی	۱۳۰	۹۴	۸۱
۵	ضلع مظفر گڑھ	۷	۸۳	۸۹
۶	ضلع سکھر	۵	۱۰۰	۷۰
۷	ضلع منٹگمری	۲۴	۸۳	۸۲
۸	ضلع شیخوپورہ	۳۰	۸۱	۸۲
۹	ضلع نوابشاہ	۲۰	۸۴	۷۷
۱۰	ضلع مردان	۴	۸۰	۷۷
۱۱	ضلع دادو	۱	۹۳	۶۴
۱۲	ضلع ہزارہ	۶	۷۲	۸۳
۱۳	ضلع لاہور	۱۰۴	۹۳	۵۹
۱۴	ضلع بہاولنگر	۹	۷۸	۷۳
۱۵	ضلع ڈیرہ غازی خاں	۶	۶۸	۸۳
۱۶	ضلع بہاولپور	۵	۷۸	۷۱
۱۷	ضلع لائلپور	۵۴	۷۶	۷۱
۱۸	ضلع سیالکوٹ	۶۴	۷۸	۶۹
۱۹	ضلع رحیم یار خاں	۱۱	۷۶	۷۰
۲۰	قلات	۱	۶۹	۷۵
۲۱	ضلع میرپور خاص (سندھ)	۳۳	۷۷	۶۶
۲۲	ضلع گجرات	۲۴	۷۷	۶۵
۲۳	آزاد کشمیر	۳	۷۳	۶۶
۲۴	سانگھڑ	۱	۴۹	۸۶
۲۵	ضلع ملتان	۲۸	۷۶	۵۹
۲۶	ضلع شاہ پور	۴۶	۷۰	۶۲
۲۷	ضلع گوجرانوالہ	۲۵	۷۰	۶۱
۲۸	ضلع پشاور	۲۳	۸۵	۴۲
۲۹	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱	۵۱	۷۵
۳۰	ضلع جھنگ	۴۲	۷۶	۴۸
۳۱	ضلع جہلم	۱۵	۶۰	۵۸
۳۲	ضلع کوہاٹ	۴	۸۶	۲۴
۳۳	جیکب آباد	۱	۶۳	۴۰
۳۴	ضلع اٹک	۱۱	۵۸	۳۹
۳۵	ضلع راولپنڈی	۴۳	۶۵	۲۲
۳۶	ضلع خیرپور (سندھ)	۳	۴۰	۴۲
۳۷	ضلع لاڑکانہ	۲	۴۸	۲۰
۳۸	ضلع کوئٹہ	۳۱	۴۹	۱۸
۳۹	ضلع میانوالی	۴	۴۷	۱۴
۴۰	مشرقی پاکستان	۴۹	۳۹	۱۷

جماعتی اداروں میں کام کرنے کے خواہشمند احباب

بعض جماعتوں اور احباب کی طرف سے سلسلہ کے کاموں کے لئے کارکنان کے حصول کے لئے نظارت تعلیم میں مطالبات آتے رہتے ہیں ـ اس لئے ایسے احباب جو جماعتی اداروں میں کام کرنے کے خواہشمند ہوں اور اس بات کے لئے تیار ہوں کہ جب کبھی موقع نکلے انہیں اطلاع دے دی جائے وہ مندرجہ ذیل کوائف بھجوا دیں تا کہ ان کا نام رجسٹر کر دیا جائے اور موقع پیدا ہونے پر انہیں خدمت کا موقعہ مل سکے ـ

(۱) نام (۲) ولدیت (۳) مکمل پتہ (۴) عمر (۵) تجربہ تدریسی (۶) تجربہ تبلیغی (۷) تعلیمی قابلیت (۸) کس قدر مشاہرہ لیں گے (۹) کیفیت ـ

(ناظر تعلیم ربوہ)

امتحان اکاؤنٹنٹ

مضامین (۱) جواب مضمون یا پریس و ڈرافٹ (۲) حساب (میٹرک کا معیار) و مساحت

امتحان ۱۰ و ۱۱ جون ۱۹۶۳ء کو دفتر ڈائرکٹر آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ورکس لاہور میں ہوگا ـ

شرائط ـ گریجوایٹ ۱/۵/۶۳ کو عمر ۲۴ سال ـ فیس داخلہ ۷/۸ روپے ـ

درخواستیں ۱۵/۵/۶۳ تک بنام Director audit and accounts works لاہور (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو پاکستان ٹائمز ۱۰/۴/۶۳) (ناظر تعلیم)

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصی اصحاب کے موجودہ پتہ کا اگر کسی صاحب کو علم ہو یا خود ان میں سے کوئی اس اعلان کو پڑھے تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع فرمائیں ـ وصیت کے بارہ میں ان سے ضروری خط و کتابت کرنی ہے ـ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نام مع نمبر وصیت ـــ ولدیت ـــ سابقہ سکونت

۱ ـ قریشی محمد اسمٰعیل صاحب نمبر ۶۹۰۵ حکیم چراغ احمد صاحب قریشی ربوہ

۲ ـ محمد اسمٰعیل صاحب حجام نمبر ۸۶۰۵ میاں محمد الدین صاحب ـ کوچہ نقارچیاں موچی گیٹ لاہور

۳ ـ علی اکبر صاحب نمبر ۷۹۷ داتا میاں مرحوم ـ سکنہ احمد پور ـ ڈاکخانہ زمین باغ ضلع نواکھلی ـ بنگال

۴ ـ عبدالباسط صاحب نمبر ۸۸۷۸ ـ مولانا مولوی عبدالماجد صاحب مرحوم ـ احمدیہ ہاؤس بھاگلپور سٹی ـ صوبہ بہار

۵ ـ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب نمبر ۹۸۴۵ ـ مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم ـ سکنہ شورہ شد نہ ضلع جیسور ـ بنگال

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کچھ عرصہ سے ایک مقدمہ میں مبتلا ہے ـ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے باعزت بری فرمائے ـ آمین محمد صدیق خاں کالا گدھی ضلع سرگودھا

(۲) میرے دو عزیز (جو احمدی نہیں ہیں) اسلامیہ کالج گوجرانوالہ سے الیف ـ اے اور الیف ـ ایس ـ سی کا امتحان دے رہے ہیں ـ احباب کرام سے ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے ـ (فیاض کرمانی از ربوہ)

(۳) والد صاحب بزرگوار ماسٹر خورشید محمد صاحب عرصہ سے علیل ہیں ـ احباب کرام دعاؤں میں یاد رکھیں ـ نیز میرے بھائی صاحبان کلکتہ میں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کے لئے بھی درخواست دعا ہے ـ مسعود احمد سٹھیالوی دھاروڈوالی چک نمبر ۲۳ ضلع شیخوپورہ

(۴) میرے دو لڑکے ایک سیکنڈ ایئر کا اور ایک فرسٹ ایئر کا امتحان دے رہے ہیں ـ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ـ اہلیہ ایم ـ اے ناصر صاحب اسسٹنٹ آف ورکس پشاور

(۵) میری بیوی امراض چشم میں مبتلا ہے ـ لڑکی مبارکہ کو عرصہ سے بخار ہے ـ اور لڑکے لطف الرحمٰن کو ٹائیفائڈ بخار ہے ـ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ـ سید عبدالغنی شاہ میٹھا ٹوانہ ضلع سرگودھا ـ

(۶) عزیزم محمد انور نواں کوٹ امسال جے ـ وی کا امتحان دے رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے ـ آمین

غلام محمد پروپرائٹر اکبر ہوٹل غوث ٹی ـ ربوہ

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو "تین کو چار کرنے والا" کیوں نہ مانا جائے؟

اگر آپ اس بات کو سمجھ جائیں تو آپ کو اپنے موقف کی غلطی خود بخود سمجھ میں آجائے گی۔ آپ کہتے ہیں کہ "مصلح موعود" روحانی بیٹا ہوگا اور تین سو سال کے بعد آئے گا جو تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ گویا تین سو سال میں صرف تین روحانی بیٹے اور ہوں گے باقی سب اولاد کپوت ہوگی۔ (نعوذ باللہ) پھر اگر آپ تین نسلی بیٹے اور چوتھا (مصلح موعود) روحانی بیٹا لیں گے تو کئی وجوہ سے یہ بھی عجیب مضحکہ خیز بات ہوگی۔ تین نسلی بیٹے تو آپ کے خیال کے مطابق روحانی بیٹے ہو نہیں سکتے۔ پھر ان چاروں میں جن میں سے تین نسلی ہوں گے اور ایک روحانی کیا مماثلت ہوگی کہ اللہ تعالےٰ کو مصلح موعود کا یہ نشان مقرر کرنے کا (نعوذ باللہ) تکلف کرنا پڑا۔ پھر اگر بفرض محال تین ہی روحانی بیٹے ہوں گے تو ان کے تعین کا کیا ذریعہ ہوگا۔ ہم نے آپ کے پیچ در پیچ موقف کی طرف صرف اشارہ کیا ہے۔ ورنہ یہ بالکل لاینحل مسئلہ بن جاتا ہے غور فرمایئے۔

اب اس کے مقابلہ میں مبائعین کے موقف کو دیکھئے کتنا سادہ۔ واضح اور ایمان افروز ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے کارناموں کو دیکھئے اور ان صفات کو ان کارناموں کے ساتھ ملایئے۔ تو

آفتاب آمد دلیل آفتاب

"تین کو چار کرنے والا" کی صفت کو ہی لیجئے۔ تین بھی آپ کے نسلی بیٹے ہیں اور چوتھا بھی نسلی بیٹا ہے۔ چوتھا پہلے روحانی بیٹا نہیں تھا۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ کمی بھی پوری ہوگئی

کتنی سیدھی صاف اور سادہ بات ہے۔ پھر آپ کس طرح خیال کر سکتے ہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے خود "آفتاب" کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کر لیا ہے آپ کے پھیلائے ہوئے اندھیروں سے گمراہ ہو جائیں گے؟

پھر عبد الغنی صاحب "پشاور" نے ایک اور بات بھی گھڑی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"اب قادیانی احباب میاں محمود احمد صاحب کی خلافت پر اتنا زور نہیں دیتے۔ جتنا کہ اُن کے مصلح موعود ہونے پر زور دیتے ہیں۔ اور چند سالوں سے مصلح موعود ڈے تو مناتے ہیں لیکن خلافت ڈے نہیں مناتے"

یہ بات وہی شخص کہہ سکتا ہے جس نے اپنی حالیہ زندگی کوہ ہمالیہ کے کسی گمنام غار میں گذاری ہو۔ اور جو زندہ دنیا میں آج ہی نئے سرے سے داخل ہوا ہو۔ گذشتہ سات آٹھ ماہ کے الفضل اگر آپ کی نظر سے نہیں گذرے تھے تو کم سے کم مجلس مشاورت کی کارروائی ہی پڑھ لیتے جس میں سب سے پہلا ریزولیوشن "خلافت" کے متعلق ہی، باتفاق رائے منظور ہوا ہے پھر ڈے منانے کی دلیل بھی عجیب و غریب ہے۔ چونکہ پیغام صلح ہر سال خاتم النبیین نمبر نکالتا ہے اور "نبی" نمبر نہیں نکالتا۔ اس لئے پیغام صلح آنحضرت صلعم کی نبوت سے ہاتھ اٹھا بیٹھا ہے۔ عبد الغنی صاحب! مبائعین خلافت کو دائمی مانتے ہیں۔ اس لئے مصلح موعود ڈے اور خلافت ڈے میں تضاد نہیں بلکہ بنیادی تعلق ہے "مصلح موعود" ایک خاص خلیفۃ المسیح ہی کا نام ہے جس کی شان پیشگوئی میں بیان کی گئی ہے۔ چونکہ ہمارے نزدیک یہ پیشگوئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ذات میں پوری ہوگئی ہے اس لئے ہماری نظر آپ کی نظر نہیں ہوسکتی۔ آپ کا مصلح موعود تین سو سال کے بعد آئے گا۔ اس لئے آپ اس پیشگوئی کے متعلق جو کچھ کہیں گے محض

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ج (آل عمران آیہ ۸)

کی زد میں آئیں گے۔ اس لئے آپ کو خاموش رہنا چاہیے۔ اور ایسی باتوں کے متعلق زبان نہیں کھولنا چاہیے جن کو آپ سمجھ نہیں سکتے اور صرف ٹامک ٹوئے لگا سکتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ محکمات پر ہے۔ کیونکہ جب پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے تو وہ متشابہات سے نکل کر محکمات میں داخل ہو جاتی ہے۔ آپ کو مصلح موعود کے متعلق اپنا عقیدہ صحیح ثابت کرنے کے لئے تین سو سال کا انتظار کرنا چاہیے۔

لنڈن ۱۳ اپریل۔ دنیا کے اٹھارہ ممتاز سائنسدانوں نے ایک مشترکہ اعلان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہ آئندہ کسی ایٹمی ہتھیار کی تیاری اور اس کے تجربے میں کوئی حصہ نہیں لیں گے۔

"کشمیریوں کو حق خود ارادیت نہیں دیا جاسکتا"

دہلی روٹری کلب میں کرشنا مینن کی تقریر

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ بھارت کے وزیر محکمہ مسٹر کرشنا مینن نے کہا ہے کہ بھارت کشمیریوں کو حق خود ارادیت نہیں دے سکتا۔ آپ نے کہا کہ حق خود ارادیت ان قوموں کو دیا جاتا ہے جنہیں آزاد ہونے کا حق حاصل ہو۔ کشمیر بھارت کا حصہ ہے اور اس ریاست کو حق خود ارادیت دینے سے ہمارا قومی اتحاد پارہ پارہ ہو جائے گا۔

دہلی روٹری کلب سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر کرشنا مینن نے کہا کہ کشمیر میں استصواب کرانے کی پیشکش ختم ہو چکی ہے کیونکہ پاکستان نے استصواب کے لئے ضروری شرائط پوری نہیں کیں۔ مسٹر مینن نے کہا تنازعہ کشمیر کے سلسلہ میں دوسری قومیں بھارت کے بین الاقوامی وعدوں کی جو تاویل پیش کرتی ہیں۔ انہیں بھارت قبول نہیں کر سکتا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر کرشنا مینن نے دو ہفتے قبل بھارتی پارلیمنٹ میں یہ غیر مبہم اعلان کیا تھا کہ تنازعہ کشمیر کو پرامن طور پر حل کرنے کے لئے استصواب کی پیشکش ختم نہیں ہوئی۔ روٹری کلب میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر کرشنا مینن نے کہا کہ "کشمیریوں میں پاکستان کی جارحانہ کارروائی ختم ہونی چاہیئے حق خود ارادیت کے بارے میں آپ نے کہا۔ یہ حق ان قوموں کو دیا جاتا ہے۔ جو آزاد ہونے کی مستحق ہوں۔ لیکن بھارت کوئی ایسا راستہ اختیار نہیں کر سکتا۔ جس سے قومی اتحاد کا شیرازہ منتشر ہو کر رہ جائے۔"

مسٹر مینن نے دعوےٰ کیا کہ مقبوضہ کشمیر کے عوام کو مکمل شہری آزادیاں حاصل ہیں۔ آپ نے عوام کی آزادی سلب کرنے کی خبروں کی تردید کرتے ہوئے یہ دعوےٰ کیا کہ مقبوضہ کشمیر کے حالیہ انتخابات بھارت کے دوسرے حصوں کے انتخابات کی طرح آزادانہ ہوئے ہیں۔

(یہ امر قابل ذکر ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے ۴۳ نام نہاد انتخابات میں برسر اقتدار پارٹی کے پچاس فیصد امیدوار بلا مقابلہ منتخب قرار دے دئے گئے تھے)

مسٹر کرشنا مینن نے کہا کہ اگر حفاظتی کونسل کے آٹھ ارکان نے کشمیر کمیشن کی قراردادوں کے مطابق کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کی حمایت کی تو اسے ساری دنیا کی حمایت قرار نہیں دیا جاسکتا

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں پرائمری۔ مڈل اور میٹرک پاس طلبہ کا داخلہ ۱۶ اپریل ۱۹۵۸ء کو ۸ بجے صبح ہوگا۔ تمام داخلہ لینے والے طلباء ۱۵ اپریل تک ربوہ میں پہنچ جائیں پرائمری تا مڈل کے طلبہ کا خوشخطی اور املاء کا امتحان ہوگا۔ قلم دوات اور کاغذ ہمراہ لائیں۔

باہر کے طلبہ کے لئے ضروری ہوگا کہ اپنا بستر و ضروری سامان بھی ہمراہ لے کر آئیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ